افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما

کے

قطعی ہونے پر اجماعِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

اقتباس

از

مناقب الخلفاء الراشدین مع عقائد العلماء الربانیین

شیخ الحدیث والتفسیر
مفتی نذیر احمد سیالوی دامت برکاتھم العالیہ

جامعہ محمدیہ معینیہ
عمر ٹاؤن 214 رب ڈھڈی والا جڑانوالا روڈ فیصل آباد

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا نظریہ اور عقیدہ :

افضلیت حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما قطعی اور یقینی ہے

بفضلہ تعالیٰ گزشتہ صفحات میں افضلیت خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ارشادات آپ ملاحظہ کر چکے ہیں۔اب بحمد اللہ تعالیٰ اس حقیقت کو واضح کیا جاتا ہے کہ بالخصوص افضلیت حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما، باب مدینۃ العلم حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی دینی بصیرت کی روشنی میں قطعی اور یقینی ہے جس میں شک وشبہ کی گنجائش ہرگز نہیں ہے۔

بتوفیق اللہ تعالیٰ اقول:

حدیث نمبر 1:

"عن ابی جحیفۃ قال سمعت علیا یقول: الا ان خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابوبکر ثم عمر ثم اللہ اعلم بالثالث"

حدیث نمبر 130 (فضائل الصحابۃ 183/1) اسنادہ صحیح

"حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرما رہے تھے: خبردار بیشک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں پھر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں، پھر تیسرے (درجہ پر فائز صاحب فضیلت) کو اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے۔"

حدیث نمبر 2:

"عن عبد خیر قال: قال علی: ان خیر من ترک نبیکم بعدہ ابوبکر

ثم عمر ولقد علمت مکان الثالث،،

حدیث نمبر 551 (فضائل الصحابۃ 1/453) اسنادہ حسن

"حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد جن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو چھوڑا ہے، بلاشک وشبہ ان میں سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور تیسرے (صحابی رسول) کا مقام ومرتبہ بھی مجھے ضرور معلوم ہے۔،،

حدیث نمبر 3:

عن حصین قال سمعت المسیب بن عبد خیر الهمدانی عن ابیه قال: سمعت علی بن ابی طالب علی المنبر وهو یقول: "ان خیر هذه الامة بعد النبی صلی الله علیه وسلم ابوبکر ثم عمر وانا قد احدثنا بعدهما احداثا یقضی الله فیها ما احب۔ حدیث نمبر 128 (فضائل الصحابۃ 1/181) اسنادہ صحیح

"حضرت عبد خیر الہمدانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ منبر پر فرمارہے تھے: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بیشک اس امت میں سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں اور بیشک ہم نے ان دونوں (نفوس قدسیہ) کے بعد کچھ افعال کیے ہیں ان کے بارے اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائے گا جو پسند فرمائے گا۔،،

بحمد اللہ تعالیٰ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ارشادات عالیہ جو اسانید صحیحہ وحسنہ کے ساتھ مروی ہیں ان احادیث مرتضویہ میں ہر حدیث میں آپ نے افضلیت

شیخین کریمین رضی اللہ عنہما "ان" حرف تحقیق کے ساتھ بیان فرمائی ہے بلکہ حدیث نمبر 1 میں حرف تحقیق سے پہلے "الا" حرف تنبیہ بھی ذکر فرمایا ہے۔

"الا ان خیر ھذہ الامۃ الحدیث"

اور "ان" حرف مشبہ بالفعل مضمون جملہ کی تاکید اور اس سے شک وشبہ کی نفی کے لیے آتا ہے جیسا کہ طلباء پر بھی پوشیدہ نہیں ہے اور حدیث مذکور کی ترکیب، کلام باری تعالیٰ "الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم الآیہ" کی ترکیب جیسی ہے۔

اور جیسا کہ آیت مبارکہ کا مفہوم ومعنی یہ ہے کہ خبردار بیشک اولیاء اللہ پر کوئی خوف نہیں ہے یعنی اولیاء اللہ کا بے خوف ہونا قطعی اور یقینی ہے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے، ایسے حدیث مبارک مرتضوی کا مفہوم ومعنی یہ ہے کہ حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کا بالترتیب افضل الامت ہونا بھی قطعی اور یقینی ہے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ وللہ الحمد فی الاولیٰ والآخرۃ۔

افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما قطعی ہونے پر اجماع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

"عن الھمدانی یعنی عبد خیر قال: قلت لعلی: من خیر الناس بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم؟ قال: الذی لانشك فیہ والحمد للہ: ابوبکر بن ابی قحافۃ قال: قلت: ثم من؟ قال: الذی لانشك فیہ والحمد للہ: عمر بن الخطاب قال: قلت: ثم انتَ الذی تلیھما قال: لاولا الذی یلی یلیھما"

حدیث نمبر 533 (فضائل الصحابۃ 446/1) حدیث صحیح اوحسن

ترجمہ: "حضرت عبد خیر الھمدانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:
میں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد

تمام لوگوں (حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) میں سے افضل کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: وہ موقف اور نظریہ جس میں ہم (اصحاب رسول ﷺ مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم) شک وشبہ نہیں کرتے والحمد للہ، یہ ہے کہ وہ حضرت ابو بکر بن ابی قحافہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ذات اقدس ہے۔

میں نے عرض کیا: پھر ان کے بعد باقی تمام لوگوں میں سے افضل کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: وہ موقف اور نظریہ جس میں ہم شک وشبہ نہیں کرتے والحمد للہ، یہ ہے کہ وہ حضرت عمر بن الخطاب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی ذات اقدس ہے۔

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے عرض کیا: (حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کے بعد) پھر تم وہ (عظیم انسان) ہو جو (فضیلت اور مرتبہ ومقام میں) حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما سے متصل اور قریب ہو؟ تو آپ نے فرمایا: نہیں، اور نہ ہی وہ شخص (فضیلت اور مرتبہ ومقام میں) ان سے متصل اور قریب ہے جو (ولایت وامامت کبریٰ کے منصب پر فائز ہونے میں) ان سے متصل ہے۔''

فوائد حدیث مرتضوی:

(الف) ''من خیر الناس بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ کے جواب میں ابو بکر بن ابی قحافۃ (رضی اللہ عنہ) کہنا کافی تھا جبکہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس پر اکتفاء نہیں کی بلکہ فرمایا: ''الذی لا نشك فیه والحمد للہ ابو بکر بن ابی قحافة''

یعنی وہ موقف اور نظریہ جو ہم اصحاب رسول کریم ﷺ مہاجرین اور انصار کے نزدیک قطعی اور یقینی ہے اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس موقف کو اختیار کرنے پر ہم

اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور اس کی حمد کرتے ہوئے کہتے ہیں الحمد للہ، یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد تمام لوگوں میں سے افضل حضرت ابوبکر بن ابی قحافہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ذات اقدس ہے۔

اور ایسے ہی ''ثم من ؟ کے جواب میں ''عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) کہنا کافی تھا جبکہ آپ نے فرمایا: ''الذی لا نشك فیہ والحمد للہ عمر بن الخطاب''

اس سے واضح ہوا کہ آپ کا مقصود ''من خیر الناس بعد النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ؟ کا صرف جواب دینا نہیں تھا بلکہ اس نظریہ اور عقیدہ کی نوعیت واضح کرنا بھی مقصود تھا جو آپ نے اپنے ارشاد مبارک کے ساتھ واضح کردی کہ افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما ہم اصحاب رسول کریم ﷺ کے نزدیک قطعی اور یقینی ہے ہمیں اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ وللہ الحمد

(ب) حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ارشاد مقدس ''الذی لا نشك فیہ'' میں ''لا نشك۔۔۔'' جمع متکلم کا صیغہ ہے جس سے آپ نے واضح فرمادیا کہ افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی قطعیت کا عقیدہ اور موقف صرف میرا یا بعض صحابہ کرام ہی کا نہیں ہے بلکہ ہم اصحاب رسول کریم تمام مہاجرین وانصار کا یہ اجماعی اور اتفاقی موقف اور نظریہ ہے، جو آپ نے لسان الصحابۃ اور ترجمان الصحابۃ ہونے کی حیثیت سے اپنی زبان ترجمانِ حق کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ اس لیے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا اس مسئلہ میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے کسی اختلاف کا ذکر نہ کرنا اور صیغہ جمع متکلم کے ساتھ جواب دینا، اس سے محاوراتِ فصحاء وبلغاء اور اسالیبِ کلام کا عارف اور کلماتِ اصحابِ رسول کریم ﷺ کا ادنیٰ خادم بھی بخوبی سمجھ رہا ہے کہ بجمد

اللہ حضرت حیدر کرار رضی اللہ عنہ کا مقصود و مدعٰی اس حقیقت کو واضح کرنا ہے کہ افضلیتِ شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی قطعیت پر ہم اصحاب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام مہاجرین و انصار کا اجماع اور اتفاق ہے۔ وللہ الحمد

بفضلہٖ تعالٰی اس حدیث مبارک سے دونوں مسائل واضح ہو گئے۔

نمبر 1: افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما قطعی اور یقینی ہے۔

نمبر 2: اس کی قطعیت پر اجماع صحابہ کرام ہے رضی اللہ عنہم اور اس موقف کی حقانیت کا اعلان کرنے والے حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ ہیں۔ وللہ الحمد

ازالہ شبہ:

(1) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ جو کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری ایام میں شرف صحبت سے سرفراز ہوئے تھے انہوں نے حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کو افضل الصحابہ گمان کر رکھا تھا۔ تو جواباً گزارش یہ ہے کہ ان کی یہ غلط فہمی حضرات اکابر مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم کے اجماع سابق پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔

نیز جب حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ نے ان کی غلطی کی اصلاح کر دی تو وہ بھی اپنے گزشتہ زعم اور گمان سے رجوع کر کے افضلیتِ شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی قطعیت کے قائل ہو گئے اور اپنی بقیہ زندگی بڑے اہتمام سے اسے بیان کرتے رہے۔ کیونکہ وہ حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کے محب صادق تھے۔

اب دیکھتے ہیں کہ افضلیت علی رضی اللہ عنہ کے قائلین معاصرین بھی محبین صادقین ہونے کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے اتباعِ حق کا ثبوت پیش کرتے ہیں یا محض ضد کی

بنا پر خواہشِ نفس کی پیروی کرتے ہیں۔

(2) بعض دیگر صحابہ کرام کے بارے میں جو افضلیتِ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے معتقد ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے وہ سراسر غلط مبحث ہے کیونکہ وہ حضرات، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے افضلیتِ مطلقہ کا عقیدہ ہرگز نہیں رکھتے تھے بلکہ صرف فضیلت جزئیہ اور خاصہ کے قائل تھے اور فضائل جزئیہ محل بحث ہی نہیں ہیں۔ نیز قبول اسلام میں اولیت بذات خود اختلافی امر ہے جبکہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اسلام کے افضل ہونے میں کسی صاحبِ فہم سلیم کو اختلاف نہیں ہوسکتا جبکہ بعض اکابر صحابہ کرام وتابعین نے تصریح بھی کی ہے اور یہ امر بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ اگر افضل الصحابہ اور افضل الامت کی تعیین کے بارے میں حضرات صحابہ کرام مہاجرین وانصار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم میں اختلاف ہوتا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کیسے مخفی رہ سکتا تھا بالخصوص جبکہ آپ ہی کی ذات اقدس کو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک جماعت افضل الصحابہ جانتی ہوتی تو آپ کیونکر فرماتے: الذی لا نشك فیہ والحمد للہ ابوبکر بن ابی قحافة.... الذی لا نشك فیہ والحمد للہ عمر بن الخطاب۔

ہاں البتہ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ حضرات اکابر مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم کے نظریہ سے باخبر نہ تھے دیگر حضرات تو در کنار جس ذات اقدس کی صحبت میں رہتے تھے (یعنی حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ) ان کے نظریہ اور موقف سے بھی باخبر نہ تھے۔ لیکن جب دلائل شرعیہ کی ماہر ذات اقدس حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے حق واضح کردیا تو انہوں نے بھی بخوشی قبول کرلیا تو اس کے بعد افضلیتِ شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی قطعیت پر اجماع صحابہ کرام کے بارے میں کوئی شبہ بھی باقی نہیں رہا۔ وللہ الحمد

ازالۂ شبہ کی دوسری تقریر:

"من خير الناس بعد النبي صلى الله عليه وسلم؟" میں بعدیت زمانیہ مراد نہیں ہے۔یعنی اس عبارت کا معنی ومفہوم یہ نہیں ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال مبارک کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سب سے افضل کون ہے؟ بلکہ روحانی مرتبہ ومقام میں بعدیت مراد ہے جیسا کہ احادیث مبارکہ سے خوب واضح ہے اور ائمہ اعلام نے بھی تصریح کی ہے یعنی روحانی مرتبہ ومقام میں حضور نبی کریم ﷺ کے بعد آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے افضل کون ہیں؟

اسی طرح حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ارشاد مقدس:

"الذی لانشك فيه والحمد لله ابو بكر بن ابی قحافة"

کا معنی یہ نہیں ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال مبارک کے بعد ہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی افضلیت میں شک نہیں کرتے تھے۔

بلکہ اس کا معنی ومفہوم یہ ہے روحانی مرتبہ ومقام اور عند اللہ تعالیٰ عزت وکرامت اور وجاہت میں حضور نبی کریم ﷺ کے بعد آپ کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سب سے افضل ہونے میں ہم کوئی شک وشبہ نہیں کرتے اور ایسے ہی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی افضلیت میں ہم کوئی شک وشبہ نہیں کرتے۔ وللہ الحمد

یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نزدیک حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما، حضور نبی کریم ﷺ کے صرف وصال مبارک کے بعد سے افضل

الصحابہ اور افضل الامت نہیں ہیں بلکہ حضور نبی کریم ﷺ کی دنیوی حیات مبارکہ میں بھی افضل الصحابہ اور افضل الامت ہی تھے اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان کی افضلیت میں ہم اصحاب رسول کریم ﷺ کو کوئی شک ہی نہیں ہے تو حضرات صحابہ کرام کا یہ حال حضور سید المرسلین ﷺ کے عہد مبارک میں بھی تھا۔

اور عہد نبوی میں حضرات صحابہ کرام کا افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کے بارے میں جو اجماعی اور اتفاقی نظریہ اور موقف تھا اسی کی وجہ سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت خلافت کے وقت اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کی افضلیت کو خلافت بلافصل کا سب سے زیادہ مستحق ہونے کی علت کے طور پر ذکر کر رہے تھے۔

تو ان حقائق کی روشنی میں افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما پر عہد نبوی میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اجماع اور اتفاق حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام اور شرف صحبت سے سرفراز ہونے سے بھی پہلے سے تھا اور تمام صحابہ کرام مہاجرین وانصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین افضلیت شیخین کریمین۔ رضی اللہ عنہما کو قطعی اور یقینی سمجھتے تھے۔ اس لیے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ نہیں فرمایا کہ حضور خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کے بعد ہم اصحاب رسول کریم ﷺ افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کو قطعی اور یقینی سمجھنے لگے بلکہ آپ نے "من خير الناس بعد النبي صلى الله عليه وسلم ؟ کے جواب میں ارشاد فرمایا ہے:

الذی لا نشك فيه والحمد لله ابو بكر بن ابی قحافة۔

اور اس کے بعد "ثم من ؟ کے جواب میں فرمایا:" الذی لا نشك فيه والحمد لله عمر بن الخطاب۔

جس کا حاصل یہ ہے کہ الحمد للہ ہم اصحاب رسول کریم ﷺ حضرت ابوبکر بن ابی قحافۃ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے افضل الصحابۃ اور افضل الامت ہونے میں شک نہیں کرتے، اور ان کے بعد حضرت عمر بن الخطاب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے افضل الصحابۃ اور افضل الامت ہونے کے بارے میں بھی ہم کوئی شک وشبہ نہیں کرتے یعنی دونوں حضرات کی افضلیت کو قطعی اور یقینی جانتے ہیں۔ وللہ الحمد

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم ﷺ کے جان نثاروں کو اپنے رسول کریم ﷺ سے قرآن کریم جیسی لامتناہی علوم ومعارف کی جامع کتاب اور ارشادات نبویہ کی تعلیم سے آراستہ کر کے ان کے ظاہر وباطن کو منور فرما کر علوم ومعارف میں ایسا کامل اور اکمل بنا دیا تھا کہ حضور رحمت عالم ﷺ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے وقت سے وہ نفوس قدسیہ ساری دنیا کے ہادی اور رہنما ہیں اور انہیں کے ذریعے سارا جہان تعلیمات مصطفویہ سے مستفیض ہو رہا ہے اور تا قیامت فیض یاب ہوتا رہے گا۔

اگرچہ عہد نبوی میں بھی ان کی خدمات بے مثال ہیں لیکن اس مبارک زمانہ میں بنفس نفیس حضور سید المرسلین ﷺ کی ذات اقدس بھی دنیوی حیات طیبہ کے ساتھ جلوہ افروز تھی۔ تو یہ نفوس قدسیہ عہد نبوی سے ہی عظمتِ شیخین کریمین رضی اللہ عنہما سے پوری طرح آگاہ تھے اور ان کی افضلیت کو قطعی اور یقینی سمجھتے تھے۔

بفضلہٖ تعالیٰ حقائق مذکورہ سے ثابت ہو گیا کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرات صحابہ کرام مہاجرین وانصار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نزدیک افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کا قطعی اور یقینی ہونا جو بیان فرمایا ہے عہد نبوی میں بھی ان تمام نفوس قدسیہ کا یہی موقف اور نظریہ تھا۔

وللہ الحمد فی الاولیٰ والآخرۃ۔

جواب طلب سوال:

اور اگر ان تمام معروضات کے بعد بھی کوئی شخص افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما قطعی ہونے پر اجماع صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہونے کا منکر ہے تو فقیر راقم الحروف کا جواب طلب سوال نمبر 1 یہ ہے،

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ارشاد مقدس: الذی لانشك فیہ والحمد للہ ابو بکر بن ابی قحافۃ۔ الذی لانشك فیہ والحمد للہ عمر بن الخطاب، میں ''لانشك'' کا فاعل حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مزید کون لوگ ہیں جن کو اپنے ساتھ شامل کر کے فرمایا ہے۔ الحمد للہ ہم افضلیتِ شیخین کریمین رضی اللہ عنہما میں شک نہیں کرتے؟

نمبر 2: افضلیتِ شیخین کریمین رضی اللہ عنہما میں شک نہ کرنے اور اس کے قطعی اور یقینی ہونے کا نظریہ اور عقیدہ ان نفوس قدسیہ نے کب سے اختیار کر رکھا تھا؟

نمبر 3: اگر بالفرض یہ نظریہ عہد نبوی کے بعد ان حضرات نے اپنایا تھا تو عہد نبوی میں ان حضرات کا نظریہ اور عقیدہ کیا تھا اور اس نظریہ کو چھوڑ کر افضلیتِ شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کے قطعی ہونے کا عقیدہ کیوں اختیار کیا؟

نمبر 4: اگر مسئلہ افضلیت اختیاری تھا جیسا کہ شاہ عبدالقادر صاحب نے دعویٰ کیا ہے تو حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے افضلیتِ علی رضی اللہ عنہ کا نظریہ جب حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کیا تو اس موقف کی تصویب وتصدیق کرنے کی بجائے

آپ نے اس پر انکار کیوں کیا اور پھر بڑے اہتمام سے ان کے سامنے افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی قطعیت کیوں بیان فرمائی؟

فائدہ عظیمہ

در بیان اجماع صحابہ کرام بر قطعیت افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما:

(الف)

اہل علم حضرات پر ہرگز مخفی نہیں ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے جس مسئلہ کی حقانیت کا بیان تواتر کے ساتھ ثابت ہے اور آپ نے اس مسئلہ کی قطعیت بڑے اہتمام سے متعدد مرتبہ منبر پر بھی بیان فرمائی ہے اور مزید یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ مسئلہ ہم صحابہ کرام کے نزدیک قطعی اور یقینی ہے اور اس قطعیت کا بیان بھی آپ سے احادیث صحیحہ اور حسنہ کے ساتھ ثابت ہے، تو اس موقف پر اجماع صحابہ کرام نہ ہونا ممکن ہی نہیں ہے۔ اس لیے کہ جب اس مسئلہ میں کسی اختلاف کا ذکر کئے بغیر حضرات صحابہ کرام کے نزدیک اس کے قطعی ہونے کی حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے تصریح کر دی ہے تو اس کے بعد اس پر اجماع صحابہ کرام نہ ہونے کا کیا معنی؟ پس روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کے قطعی ہونے پر اجماع صحابہ کرام ایک ناقابل تردید حقیقت ہے۔ وللہ الحمد

(ب)

اگر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی احادیث مبارکہ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی احادیث مبارکہ ملا کر افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کے بارے میں حضرات

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نظریہ اور موقف کو سمجھا جائے تو روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کب سے افضلیتِ شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کو قطعی اور یقینی جانتے تھے؟

ان شاء اللہ تعالیٰ یہ احادیث صحیحہ بھی آئندہ صفحات میں آپ ملاحظہ کریں گے، ان احادیث مبارکہ میں اس امر کی تصریح ہے کہ عہد نبوی میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، حضرات شیخین کریمین اور حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم کی افضلیت (کا اعتقاد نہ صرف اپنے دلوں ہی میں رکھتے تھے بلکہ) برملا بیان بھی کرتے تھے۔

جبکہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی احادیث مبارکہ میں بھی اِنہیں نفوس قدسیہ کو بالترتیب افضل الامت قرار دیا گیا ہے اور بالخصوص آخری چار احادیث مبارکہ میں افضلیتِ شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی قطعیت بیان کی گئی ہے اور ان میں سے آخری حدیث مبارک میں من خیر الناس بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ؟ کے جواب میں ''الذی لا نشك فیه والحمد لله ابوبکر بن ابی قحافة'' اور ''ثم من؟ کے جواب میں ''الذی لا نشك فیه والحمد لله عمر بن الخطاب،، کے ساتھ حضرات صحابہ کرام مہاجرین وانصار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نزدیک افضلیتِ شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کا قطعی اور یقینی ہونا بیان کیا گیا ہے کیونکہ جس مسئلہ میں ان نفوس قدسیہ کو کوئی شک ہی نہیں ہے تو وہ ان کے نزدیک قطعی اور یقینی ہے۔

اور یہ بات دین متین کے ادنیٰ خادم پر بھی پوشیدہ نہیں ہے کہ جب عہد نبوی سے حضرات صحابہ کرام مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم کا موقف اور نظریہ افضلیتِ شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کا ہے تو ان کے نزدیک اس افضلیت کا قطعی اور یقینی ہونا بھی اسی عہد

مبارک ہی سے ہے کیونکہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ نہیں فرمایا کہ عہد نبوی میں ہم اصحاب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی افضلیت ظنی مانتے تھے اور بعد کے زمانہ میں اس افضلیت کی قطعیت ہم پر واضح ہو گئی تو ہم نے اس کے قطعی ہونے کا موقف اور نظریہ اپنا لیا۔ بلکہ آپ نے واشگاف الفاظ میں فرمایا ہے:

"الذی لا نشك فیه والحمد للہ ابوبکر بن ابی قحافة۔

الذی لا نشك فیه والحمد للہ عمر بن الخطاب۔"

اوران نفوس قدسیہ (حضرات اکابر و مجتہدین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کو قطعی اور یقینی تسلیم کرنے کے بعد اس موقف کے خلاف کوئی رائے قائم کرنا ہرگز قابل اعتبار نہیں ہے۔ اسی لیے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کی رائے کو مسترد کر دیا اور انہیں افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی قطعیت کا عقیدہ تعلیم فرمایا۔ نہ یہ کہ کسی کی غلط فہمی پر مبنی نئی رائے کی وجہ سے اجماع صحابہ کرام کو نظر انداز کرتے ہوئے افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کو اختلافی مسئلہ قرار دے دیا جائے گا۔ وللہ الحمد

بقیہ فوائد حدیث مرتضوی:

(ج)

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ کا آخری سوال ہے: ثم انت الذی تلیھما؟
یعنی حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کے بعد پھر تم ہی وہ عظیم انسان ہو جو فضیلت اور روحانی مرتبہ و مقام میں ان سے متصل اور قریب ہو؟

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "لا ولا الذی یلی یلیھما"۔
"نہ میں فضیلت اور روحانی مرتبہ و مقام میں ان سے متصل اور قریب ہوں اور نہ ہی وہ شخصیت (فضیلت اور روحانی مرتبہ و مقام میں) ان سے متصل اور قریب ہے جو (منصب امامت کبریٰ پر فائز ہونے میں) ان سے متصل ہے۔ (یعنی حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اس سے واضح ہوا کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے علم پاک میں حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی جو عظمت و فضیلت اور عند اللہ تعالیٰ عزت و کرامت و روحانی مرتبہ و مقام ہے اس کے پیش نظر بشمول اپنی ذات اقدس کے کسی بھی صحابی کو حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما سے متصل اور قریب بھی نہیں سمجھتے تھے چہ جائیکہ کسی کو اُن کے برابر یا اُن سے افضل تصور کریں۔

"یجعل اللہ الخیر حیث احب ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء"۔

(د)

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سوال: "من خیر الناس بعد النبی صلی اللہ

علیہ وسلم ؟"، کے الفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے نہ کہ "من خیر الخلفاء بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم"۔ کے ساتھ۔ تو آپ نے جواب میں فرمایا:

"الذی لانشک فیہ والحمد للہ ابوبکر بن ابی قحافۃ"۔ اور "ثم من"۔ کے جواب میں فرمایا: "الذی لانشک فیہ والحمد للہ عمر بن الخطاب"۔

اس سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کو صرف بحیثیت خلیفہ راشد افضل ماننے والوں کا نظریہ اور موقف سراسر باطل ہے۔

اگرچہ یہ امر بھی قطعی اور یقینی ہے کہ حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما نے جس شان سے حق خلافت ادا کیا ہے ان کی برابری کسی سے نہ ہو سکی۔ یجعل اللہ الخیر حیث احب

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی تحقیق کے مطابق افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما قطعی اور یقینی ہونے پر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع تھا۔ وللہ الحمد

البتہ اپنے زمانہ خلافت میں حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کی غلط فہمی پر مبنی ان کی رائے (افضلیت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ) آپ کے علم پاک میں آئی تو اس پر آپ نے انکار فرمایا اور مسئلہ افضلیت کے بارے میں اصل حقیقت سے ان کو آگاہ فرماتے ہوئے افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما قطعی ہونے کی تصریح فرمائی جیسا کہ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث میں آپ ملاحظہ کر چکے ہیں۔

(ھ)

بحمد اللہ تعالیٰ حدیث مذکور سے ثابت ہوا کہ افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی قطعیت پر اجماع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہونے کا اعلان سب سے پہلے بحیثیت

ترجمان الصحابہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔لہٰذا شاہ عبدالقادر صاحب اور ان کے ہمنوا لوگوں کا حضرت امام ابوالحسن اشعری رضی اللہ عنہ کو افضلیت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ قطعی ہونے اور اس پر اجماع صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا پہلا مدعی قرار دینا ان کی سنگین غلطی اور حقائق سے بے خبری کا نتیجہ ہے، یا پھر بالارادہ دھاندلی اور دھوکا دہی ہے۔صرف افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہی کیا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ تو افضلیت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی قطعیت پر بھی اجماع صحابہ کرام ہونے کا اعلان فرما چکے ہیں۔

وللہ الحمد

بلکہ لطف کی بات یہ ہے کہ حضرت امام ابوالحسن اشعری قدس سرہ العزیز نے تو حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی افضلیت پر اجماع صحابہ کرام کو اس افضلیت کے قطعی ہونے پر دلیل بنایا ہے۔جبکہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس سے بھی عظیم بات ارشاد فرمائی ہے کیونکہ انہوں نے افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کے قطعی ہونے پر اجماع صحابہ کرام ہونے کا اعلان فرمایا ہے۔ وللہ الحمد

ازالہ شبہ:

شبہ:

حدیث مرتضوی: الذی لا نشك فیہ والحمد للہ، الحدیث میں "لا نشك" صیغہ جمع متکلم ہے۔لہٰذا جب افضلیت مذکورہ میں شک نہ کرنے والے دو یا دو سے زیادہ شخص ہوں تو "لا نشك" کہنا درست ہے تو اس سے افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما

قطعی ہونے پر اجماع صحابہ کرام کیسے ثابت ہو گیا؟

الجواب:

کم از کم دو شخص فاعل ہونے کی صورت میں صیغہ جمع متکلم کا اطلاق اگرچہ درست ہو جاتا ہے لیکن جب دلائل اور قرائن سے ثابت ہو جائے کہ مخصوص جماعت فاعل ہے تو یہ صیغہ اس فعل پر اس جماعت کے متفق ہونے اور اجماع کرنے کا معنی دے گا۔ اس لیے کہ کسی مخصوص جماعت کا کسی فعل پر متحد و متفق ہونا اس جماعت کا اس فعل پر اجماع کرنا ہے۔ اور بحمد اللہ تعالیٰ اس مقام پر ایسا ہی ہے اس لیے کہ کوئی شخص یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ حدیث مرتضوی: ''الذی لانشك فیه والحمد للہ الحدیث'' سے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی مراد حضرات اکابر صحابہ کرام میں سے مخصوص افراد ہیں یعنی میں اور فلاں فلاں افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما میں شک نہیں کرتے بلکہ قطعی اور یقینی سمجھتے ہیں اور باقی صحابہ کرام افضلیت ظنی مانتے ہیں یا ''العیاذ باللہ'' افضلیت تسلیم ہی نہیں کرتے۔ تو لامحالہ یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بحیثیت ترجمان الصحابۃ، جماعت اکابر صحابہ کرام مہاجرین و انصار کا موقف اور نظریہ بیان فرمایا ہے۔ اور حضرات اکابر و مجتہدین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کسی مسئلہ پر اتفاق کرنے کا نام ہی اجماع صحابہ کرام ہے۔ لہٰذا حدیث مرتضوی:

"الذی لانشك فیه والحمد للہ ابو بکر بن ابی قحافة"

"الذی لانشك فیه والحمد للہ عمر بن الخطاب"

بلا شک وشبہ افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی قطعیت پر اجماع صحابہ کرام کا بیان ہے۔ وللہ الحمد

نیز بشمول حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اکابر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جس نظریہ کو قطعی اور یقینی قرار دیں اسکا قطعی اور یقینی ہونا ہی حق ہے

والحمدللہ

بحمد اللہ تعالیٰ اس ارشادِ مرتضوی سے یہ بھی واضح ہوا کہ افضلیت شیخین کریمین کا قطعی اور یقینی ہونا ہی حق ہے۔وللہ الحمد

اور اگر یہ کہا جائے کہ حدیث مذکور میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے صرف اپنا نظریہ بیان کیا ہے کہ میرے نزدیک افضلیت شیخین کریمین قطعی ہے اور صرف اپنے لیے ہی جمع متکلم کا صیغہ استعمال کیا ہے۔

تو اولاً: گزارش یہ ہے کہ فی نفسہٖ یہ بات ہی سراسر غلط ہے اس لیے کہ یہ ناممکن ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ایک نظریہ اور عقیدہ کو قطعی اور یقینی قرار دیں اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کوئی بھی ان کی موافقت نہ کرے۔

بحمد اللہ تعالیٰ اس مسئلہ میں بھی حضرات اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ارشادات حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بیان کی تائید اور تصدیق کرتے ہیں۔

ثانیاً: بالفرض اگر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے صرف اپنا نظریہ بیان کیا ہے تو پھر بھی یہ حدیث مرتضوی، افضلیت علی رضی اللہ عنہ کے قائلین کے لیے سوہانِ روح اور قیامت صغریٰ سے کم نہیں ہے۔ اس لیے کہ جب تفضیلیہ کے نزدیک اعلم الصحابہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں اور حق بھی علی کے ساتھ ہے تو جب حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نزدیک ہی افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما قطعی اور یقینی ہے تو لامحالہ افضلیت ظنی ماننا بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک باطل ٹھہرا چہ جائیکہ سرے سے افضلیت ہی کا انکار

کردیا جائے۔

لہٰذا تفضیلیہ اگر حدیث مرتضوی کو اجماع صحابہ کرام کا بیان تسلیم نہ بھی کریں تو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی مخالفت بلکہ تکذیب میں اپنی زندگیاں بسر کرنے کا اقرار و اعتراف ضرور کرنا ہوگا جو درحقیقت تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تکذیب ہے۔

اب یہ تفضیلیہ کی صواب دید پر موقوف ہے کہ وہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی راہ کو راہِ راست یقین کرتے ہوئے توبہ کر کے افضلیتِ شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کا عقیدہ اپنانے کا اعلان کرتے ہیں یا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی تکذیب اور جھٹلانے کو ہی راہِ راست اور صراطِ مستقیم سمجھتے ہیں۔ اللھم اھدنا الصراط المستقیم

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے وصال مبارک کے قریب وقت میں بھی افضلیتِ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بیان فرمائی

"عن ابی وائل قال: قیل لعلی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: الا تستخلف علینا؟ قال: ما استخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم فاستخلف ولکن ان یرد اللہ بالناس خیرا فسیجمعھم بعدی علی خیرھم کما جمعھم بعد نبیھم علی خیرھم۔

ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ۔ (المستدرک 294/3)

وافقہ الذھبی فی التلخیص، صحیح"

"حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حضرت علی بن ابی

طالب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: کیا آپ ہم پر کسی کو خلیفہ مقرر نہیں کر دیتے؟ تو آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خلیفہ مقرر نہیں فرمایا، تو میں خلیفہ بنا دوں، لیکن اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے گا تو میرے بعد سب لوگوں میں سے بہترین اور افضل شخص پر ان کو جمع فرمادے گا جیسا کہ اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب صحابہ کرام میں سے افضل صحابی پر ان کو جمع فرمادیا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام بخاری وامام مسلم رحمہا اللہ تعالیٰ نے اس کو روایت نہیں کیا۔،،

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو جب ابن ملجم شقی نے تلوار کے ساتھ شدید زخمی کر دیا تھا تو اس کے بعد جب آپ کے اصحاب آپ کی صحت کی بحالی سے مایوس ہوگئے تو آپ سے خلیفہ مقرر کرنے کی درخواست کی جس کا جواب اس حدیث مرتضوی میں آپ ملاحظہ کر چکے ہیں۔

اور حدیث شریف کے الفاظ: ''کما جمعهم بعد نبيهم على خيرهم،، سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا نظریہ اور عقیدہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب کئے جانے سے پہلے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے افضل تھے تو حضرات صحابہ کرام میں سب سے افضل ذات اقدس کو خلیفہ مقرر کرنے پر ان کا اتفاق اور اجماع اللہ تعالیٰ کی خاص مہربانی اور توفیق سے ہوا۔

نہ یہ کہ خلیفہ منتخب کیے جانے کے بعد فرائض خلافت اچھے طریقہ سے سرانجام دینے کی وجہ سے آپ صرف بحیثیت خلیفہ افضل ہیں اور روحانی مرتبہ ومقام میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ افضل ہیں جیسا کہ صاحب زبدہ اور ان کے ہمنوا لوگوں کا

نظریہ ہے۔ یہ نظریہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نزدیک ضلالت اور گمراہی ہے۔

نیز حدیث مرتضوی سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اجماع صحابہ کرام بھی ثابت ہوا۔ کیونکہ اگر سید الخزرج وسید الانصار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو خلیفہ تسلیم نہیں کیا تھا تو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کیونکر فرماتے:

کما جمعھم بعد نبیھم علی خیرھم۔

آپ نے تو اعلان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرام میں سب سے افضل ذات اقدس پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کر دیا یعنی سب نے بالاجماع حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ تسلیم کر لیا۔

لہٰذا شاہ عبدالقادر صاحب نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ پر جو خلافت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کا انکار تھوپا ہے اس کی حقیقت بھی واضح ہو گئی کہ وہ سراسر افتراء اور بہتان ہے اور پُرفریب انداز میں اس امر کی تبلیغ ہے کہ خلافت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کا انکار کرنے سے سنیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ نعوذ باللہ من ذلك، جو درحقیقت اہل سنت کو رافضیت میں دھکیلنے کی ایک مہم ہے۔ اللّٰھم اھدنا الصراط المستقیم

افضلیتِ علی رضی اللہ عنہ کا عقیدہ رکھنے والوں پر

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا برسرِ منبر انکار:

عن وھب السوائی قال: خطبنا علی رضی اللہ عنہ فقال: من خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا صلی اللہ علیہ وسلم؟ فقلنا: انت یا امیر المؤمنین قال: لا. خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابوبکر ثم عمر وما کنا نبعد ان السکینۃ تنطق

علی لسان عمر۔ حدیث نمبر 1374 (کتاب السنة 2/582) اسناد محسن
حدیث نمبر 50 (فضائل الصحابة 1/101)

حضرت امام ابوعبدالرحمن عبداللہ بن امام اہل السنۃ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی رحمہا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوجحیفہ وہب بن عبداللہ سوائی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: آپ نے فرمایا: حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا: تو فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے بہترین اور افضل کون ہیں؟

تو ہم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین تم سب سے افضل ہو۔ تو آپ نے فرمایا: نہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں پھر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور ہم اس امر کو بعید نہیں سمجھتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینت بولتی ہے۔

ضروری تنبیہ:

حدیث مذکور میں اس بات کی صراحت کی گئی ہے کہ دورانِ خطبہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سامعین سے سوال کیا: من خير هذه الامة بعد نبيها صلى الله عليه وآله وسلم ؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے افضل کون ہیں؟

اور یہ بات دین متین کا ادنیٰ خادم بھی جانتا ہے کہ حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کا معمول مسجد میں منبر پر خطبہ دینے کا تھا۔ یعنی حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مسجد میں منبر پر جلوہ افروز ہونے کی حالت میں دورانِ خطبہ مذکور سوال کیا۔ تو سامعین نے جواب دیا۔ انت یا امیر المؤمنین کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے افضل تم ہو۔ تو آپ نے اس جواب کو غلط قرار دیدیا، فرمایا: لا یعنی اس امت میں سب

سے افضل میں نہیں ہوں۔ بلکہ ''خیر ھذہ الامة بعد نبیھا ابوبکر ثم عمر

''الحدیث۔

حضور نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق ہیں پھر ان کے بعد حضرت عمر فاروق اعظم ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ وللہ الحمد

اب حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی دوسرا ارشاد مرتضوی ملاحظہ فرمائیں:

''عن ابی جحیفة قال: کنت اری ان علیا افضل الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔قلت یا امیر المؤمنین انی لم اکن اری ان احدا من المسلمین بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل منك قال: اولا احدثك یا ابا جحیفة بافضل الناس کان بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ؟ قلت بلی۔قال: فقال: ابوبکر ۔ قال: افلا اخبرك بخیر الناس کان بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر ؟ قلت: بلی فدیتك،قال: عمر۔''

حدیث نمبر 1054 (زوائد مسند الامام احمد 1/313) اسنادہ قوی

حدیث نمبر 1376 (کتاب السنة 2/583)

حدیث نمبر 404 (فضائل الصحابة 1/370-371) اسنادہ حسن

''حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہی سمجھتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ تمام لوگوں سے افضل ہیں تو میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین میں نہیں گمان کرتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد مسلمانوں میں سے کوئی شخص تم سے افضل ہے تو آپ نے فرمایا: اے ابو جحیفہ کیا میں تمہیں بتا نہ دوں وہ ذات اقدس جو حضور پرنور رسول اللہ ﷺ کے بعد سب لوگوں سے افضل ہے؟ تو میں عرض کیا:

کیوں نہیں (آپ ضرور ارشاد فرمائیں) تو آپ نے فرمایا: وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

پھر فرمایا: کیا میں تمہیں اس ذات اقدس کی خبر نہ دوں جو حضور پُرنور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد تمام لوگوں سے افضل ہے؟ تو میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ میں آپ پر قربان (آپ ضرور ارشاد فرمائیں) تو آپ نے فرمایا: وہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں۔،،

سبحان اللہ قربان جائیں اس پیکر اخلاص وصدق وصفا پر کیسی حق شناسی اور کیسا حق کا اعلان و بیان ہے کرم اللہ وجہہ الکریم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ میرے نظریہ کے مطابق تمہیں افضل الامت ہو لیکن حضرت حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے ان پر واضح کر دیا کہ تم غلطی پر ہو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ افضل الامت کونسی ذات اقدس ہے اور پوری امت مسلمہ میں فضیلت میں دوسرے درجہ پر کونسی ہستی ہے پھر واشگاف الفاظ میں حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کے اسماء مبارکہ ذکر فرمائے۔ وللہ الحمد

افضلیتِ شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کے منکر کے لیے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف سے سزا:

حدیث نمبر 1:

"عن الحکم بن جحل قال: سمعت علیا یقول: لا یفضلنی احد علی ابی بکر وعمر الا جلدته حد المفتری،، (فضائل الصحابہ 1/100) حدیث نمبر 49